السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شریعت کے نزدیک "نظریہ ضرورت"کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نظریہ ضرورت سے مقصودوہ حالت ہے جس میں آدمی اپنے اختیارات استعمال نہ کرسکے جیسے سن سات ہجری میں مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس حالت میں بیت اللہ کا طواف کیا کہ اس کے اندر تین سوساٹھ بت رکھے ہوئے تھے جب کہ اس کی تطہیر بعد میں ہوئی چونکہ کفار کا غلبہ تھا وہ اس میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے جب کہ اس میں دخل مصلحت کے خلاف سمجھا گیا جس سے کئی خرابیاں جنم لے سکتی تھیں اسی طرح اسلام نے بحالت اضطراری بعض حرام چیزوں کے کھانے کو مباح قرار دیا ہے۔

مثلاً: مردار خون خنزیر کا گوشت اوروہ چیز جس پر اللہ کے سواکسی اور کا نام پکارا گیا ہو بوقت مجبوری ان کے کھانے کو بالشروط جائز رکھا ہے۔ (البقرۃ:173)اس قسم کی حالت اگر سودی کاروبار میں لاحق ہو تو بعض اہل علم نے اکل ربا کے جواز کا بھی فتویٰ دیا ہے لیکن صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سود کو ایسی حالت میں بھی جائز قرار درست نہیں کیونکہ استثنائی چیزیں مخصوص ہیں جبکہ ربوی معاملات میں ایسی کوئی تخصیص وارد نہیں

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص255

محدث فتویٰ